ایرانی رافضیوں کی جاہلیت کا پردہ چاک

علی رضی اللہ عنہ نا ہوتے تو عمر رضی اللہ عنہ ہلاک ہو جاتے

کیا یہ روایت صحیح ہے ؟

بدرِ منیر

کاوش

علامہ منیر عباس چشتی

المقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک ایرانی بچہ اپنی ہی ویب سائیٹ سے کچھ پیچیز لایا، کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے لولا علی لہلک عمر۔ اگر علی رضی اللہ عنہ نا ہوتے تو ہم ہلاک ہو جاتے۔

اسی کو بنیاد بنا کر رافضی طعن کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کو تو فلاں مسئلہ کا علم نا تھا۔ تو آج لگے ہاتھوں رافضیوں کی امام بارگاہ میں پڑھی جانے والی اس گردان کی گردن توڑتے ہیں۔

کس قدر تعجب کی بات ہے کہ ان کی طرف سے اس پر ان کی ویب سائٹ پر اس قدر حوالے دئے گئے تا کہ دیکھنے والے سمجھیں کے یہ تو دلائل کا ایک انبار ہے۔ حالانکہ کے کثرت نقل صحیح ہونے کی دلیل نہیں ہوتی، مگر ہم اس انبار کا ابھی غبار بنا کر ہمیشہ کے لئے دفن کرتے ہیں۔ ان شاء اللہ

قارئین کرام! ملاحظہ فرمائیں ان کی ویب سائٹ کی طوالانی تحریر، پھر ہم اسکا جواب لکھتے ہیں۔

مخالفین کی تحریر

لولا علي (ع) لهلك عمر» کن کتابوں میں ذکر ہوا ہے ؟ »

جواب

یہ جملہ خلیفہ دوم عمر بن خطاب کی زبان سے ہے کہ جو حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی بہ نسبت مختلف مواقع پر بارہا عمر کی زبان پر جاری ہوا تھا۔ ہم پہلے اس کے حوالے شیعہ کتابوں سے نقل کریں گے پھر اہل سنت کی معتبر کتابوں سے بھی اصل ماجرا کو بیان کریں گے تا کہ اہل سنت کے لئے بھی قابل اعتبار ہو۔

: لولا علیؑ شیعہ کتابوں میں

کافي، کلیني، ج7، ص424۔ .

تهذيب الاحكام، شیخ طوسي، ج6، ص606، ج10، ص50۔

من لايحضره الفقيہ، شیخ صدوق، ج4، ص36۔ .

اختصاص، شیخ مفید، ص111و149۔ .

مناقب آل ابي طالب، ابن شهر آشوب، ج1، ص311۔

المسترشد، طبري شيعي، ص548و583۔

شرح الاخبار، قاضي نعمان، ج2، ص319۔

مدينہ المعاجز، علامہ بحراني، ج2، ص460وج۵، ص۱۷۔ .

الشافي في الامامۃ، سيد مرتضي، ج1، ص203، ج3، ص130

منهاج الكرامۃ، علامہ حلي، ص18۔ .

.الطرائف، سيد ابن طاووس، ص255و516

<u>لولا علي اهل سنت کي کتابوں ميں</u> :

تاويل مختلف الحديث، ابن قتيبہ، ص152۔

مواقف، ايجي، ج3، ص627و636۔

شرح مقاصد، تفتازاني، ج2، ص294۔

التفسير الكبير، فخر رازي، ج21، ص22۔

شرح نهج البلاغہ، ابن ابي الحديد، ج1، ص18وج12، ص179۔

تمهید الاوائل، باقلاني، ص476۔

مناقب علي ابن ابیطالب، ابن مردویہ اصفهاني، ص88

ینابیع المودة، قندوزي حنفي، ج1، ص216 وج2، ص172 وج3، ص147۔

تاویل مختلف الحدیث، ابن قتیبہ، ج1، ص162۔

تمهید الاوائل في تلخیص الدلائل، باقلاني، ج1، ص476و547۔

الحاوي الکبیر، ماوردي شافعي، ج12، ص115 وج13، ص213۔

تفسیر سمعاني، ج5، ص154۔

المفصل في صنعہ الاعراب، زمخشري، ج1، ص432۔

العواصم من القواصم، ابو بکر بن عربي، ج1، ص203۔

حاشیہ الرملی، رملی، ج4 ص39۔

الجد الحثیث، سعودي غزي عامري، ج1، ص186۔

بریقه محمودیہ، محمد بن محمد خادمی، ج2 ص108۔

منح الجليل، محمد عليش،ج9،ص648۔ .

.دستور العلماء، قاضي عبدالنبي نكري،ج1،ص80 .

:عمر کی زبان سے جاری اس جملہ کا اصل ماجرا

قال أحمد ابن زهير حدثنا عبيد الله بن عمر القواريري حدثنا مؤمل بن إسماعيل . حدثنا سفيان الثوري عن يحيي بن سعيد عن سعيد بن المسيب قال كان عمر يتعوذ بالله من معضلة ليس لها أبو الحسن وقال في المجنونة التي أمر برجمها وفي التي وضعت لستة أشهر فأراد عمر رجمها فقال له علي إن الله تعالي يقول وحمله وفصاله ثلاثون شهرا وقال له إن الله رفع القلم عن المجنون الحديث فكان عمر يقول لولا علي لهلك عمر.

.الاستعياب،ابن عبدالبر ج3ص1103

عمر ہر اس مسئلہ کے بارے میں اللہ سے پناہ مانگتے تھے جہاں حضرت علی موجود نہ ہوں۔اور ایک ایسی دیوانی عورت کے بارے میں کہ عمر نے جس کی سنگساری کا حکم دیا تھا،اور ایک ایسی عورت کے بارے کہ جس کے، چھ مھینے کی مدت میں بچہ پیدا ہوا تھا،اور عمر اس کو سنگسار کرنا چاہتے تھے حضرت علی علیہ السلام نے ان سے فرمایا خداوند عالم قرآن میں فرماتا ہے:اور عورت کے حمل اور دودھ پلانے کی مدت تیس مہینے ہے۔۔۔اس کے بعد عمر سے کہا: خدا

نے دیوانوں پر کوئی ذمہ داری نہیں رکھی ہے۔۔۔۔اس کے بعد عمر کہتے تھے: اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

روایت کی سند

سعید بن مسیب (صحیح بخاري کے راویوں میں سے ہیں)_ا

سعيد بن المسيب ... أحد العلماء الأثبات الفقهاء الكبار من كبار الثانية اتفقوا علي أن مرسلاته أصح المراسيل وقال ابن المديني لا أعلم في التابعين أوسع علما منه. تقريب التهذيب - ابن حجر - ج 1 ص 364.

یحیي بن سعید (بخاري کے راویوں میں سے ہیں)-۲

يحيي بن سعيد بن قيس بن عمرو ، الإمام أبو سعيد الأنصاري ، قاضي السفاح ، عن أنس ، وابن المسيب ، وعنه مالك ، والقطان ، حافظ فقيه حجة ، مات 143

.الكاشف في معرفة من له رواية في كتب الستة-الذهبي-ج2ص366

يحيي بن سعيد بن قيس الأنصاري المدني أبو سعيد القاضي ثقة ثبت، من الخامسة مات سنة أربع وأربعين أو بعدها/ع .

. تقریب التھذیب-ابن حجر-ج2ص303

سفیان ثوري(صحیح بخاري کے راویوں میں سے ہیں) . 3

و قال شعبة، وسفیان بن عیینة، وأبو عاصم النبیل، ویحیي بن معین، وغیر واحد من العلماء:
. سفیان أمیر المؤمنین في الحدیث

. تھذیب الکمال-المزي-ج11ص165

مومل بن اسماعیل(صحیح بخاري کے راویوں میں سے ہیں) . 4

مؤمل بن إسماعيل البصري العمري مولاهم ... قال أبو حاتم: صدوق شديد في السنة كثير الخطأ
. ...مات 206. ت س ق

.الكاشف في معرفة من له رواية في كتب الستة-الذهبي-ج2ص309

قال ابن أبي خيثمة عن ابن معين ثقة و قال عثمان الدارمي. قلت لابن معين أي شئ حاله
فقال ثقة قلت هو أحب إليک أوعبيد الله يعني ابن موسي فلم يفضل و قال أبو حاتم صدوق
. شديد في السنة كثير الخطأ

تهذيب التهذيب-ابن حجر-ج10ص340

عبيد الله بن عمر القواريري(صحيح بخاري کے راويوں مي سے ہيں) . 5

عبيد الله بن عمر القواريري أبو سعيد البصري الحافظ روي مائة ألف حديث...مات في ذي الحجة 235.خ م د س.

الكاشف في معرفة من له رواية في كتب الستة-الذهبي-ج 1 ص 685.

عبيد الله بن عمر بن ميسرة القواريري أبو سعيد البصري نزيل بغداد ثقة ثبت.

تقريب التهذيب-ابن حجر-ج 1 ص 637.

احمد بن زهير.

احمد بن زهير بن حرب بن شداد...الحافظ الكبير ابن الحافظ... قال الخطيب كان ثقة عالما متقنا حافظا بصيرا بأيام الناس وأئمة الأدب.

لسان الميزان-ابن حجر-ج 1 ص ۱۷۴

لھذا یہ روایت، اہل سنت کے نزدیک علم رجال کے قواعد کے لحاظ سے صحیح اور معتبر ہے۔

ان رجلا اتي به إلي عمر كأن قال : في جوابهم لما سألوه كيف أصبحت قال : أصبحت أحب الفتنة ، وأكره الحق ، واصدق اليهود والنصاري ، وآمن بما لم أره وأقر بما لم يخلق ، فأرسل عمر إلي علي (ع) فلما جاء اخبره بما قال الرجل فقال : صدق قال الله تعالي : إنما أموالكم وأولادكم فتنة ، ويكره الحق يعني الموت ، قال الله تعالي وجائت سكرة الموت بالحق ، وصدق اليهود والنصاري قال الله تعالي : وقالت اليهود ليست النصاري علي شئ وقالت النصاري ليست اليهود علي شئ ، ويؤمن بما لم يره يعني الله ، ويقر بما لم يخلق يعني الساعة

. فقال عمر : لولا علي لهلك عمر

. نظم درر السمطين زرندي حنفي ص130

ایک شخص، عمر کے پاس آیااور جب اس سے پوچھا گیا تم نے کس حالت میں صبح کی تو اس شخص نے جواب دیا: اس حالت میں صبح کی کہ مجھے فتنہ سے لگاو اور محبت تھی، حق ناپسند تھا، اور یھود و نصاری کی تصدیق کر رہا تھا، جس چیز کو میں نے نہیں دیکھا اس پر میر اایمان تھا، اور جو چیز خلق نھیں ہوئی ہے اس کا اقرار کر رہا تھا، عمر نے ایک شخص کو حضرت علی علیہ السلام کے پاس بھیجا، جس وقت حضرت تشریف لائے تو اس شخص کی ساری باتوں سے باخبر کیا آپ نے فرمایا: وہ شخص صحیح کھتا ہے کیونکہ خداوند فرماتا ہے: بیشک تمھارا مال اور اولاد فتنہ ہے، اور جو حق اسے نا

پسند ہے وہ موت ہے [موت بر حق ہے] کیونکہ خداوند فرماتا ہے: اور موت کی بیہوشی حق بن کر آگئی، اور یھود و نصاری کی تصدیق کرتا ہے کیونکہ خداوند عالم فرماتا ہے: اور یھود کہتے ہیں نصاری کچھ نھیں ہیں اور نصاری کہتے ہیں یھود کچھ نہیں ہیں، اور جس کو دیکھا نھیں اس ایمان رکھتا ہے وہ خداوند عالم کی ذات ہے، اور جو چیز ابھی خلق نھیں ہوئی اس پر ایمان رکھتا ہے وہ قیامت ہے، تو عمر نے کہا اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

قاضی عضدالدین ایجی، اہل سنت کے علم کلام کے مشھور علما میں سے ہیں انھوں نے اپنی کلام کی کتاب مواقف میں جھاں پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے درمیان حضرت علی کی اعلمیت کے ادلہ کو بیان کیا ہے وہاں اس روایت کو نقل کیا ہے اور اس کی تصدیق کی ہے۔

3 . وروي أن امرأة أتت بولد لستة أشهر من وقت النكاح في زمان عمر رضي الله عنه فهم عمر برجمها، فقال علي رضي الله عنه لا سبيل لك عليها، وتلا قوله تعالى: *(وحمله وفصاله ثلاثون شهرا) فقال عمر: لولا علي لهلك عمر .

مواقف ايجي ج 3 ص 636، تفسير سمعاني ج 5 ص 154 .

روایت ہے کہ حضرت عمر کے زمانے میں ایک عورت کولایا گیا جس کے یہاں شادی سے صرف چھ مہینے بعد بچہ ہو گیا تھا عمر نے اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا تو حضرت علی نے فرمایا تمھیں اس کا حق نہیں ہے پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی[وحملہ وفصالہ ثلاثون شھرا] تو عمر نے کھا: اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

: خوارزمی نے اس ماجرا کو نقل کرنے کے بعد عمر کے مکمل کلام کو یوں بیان کرتے ہیں

عجزت النساء أن تلدن مثل علي بن أبي طالب، لولا علي لهلك عمر۔

المناقب موفق، خوارزمی، ۸۱

عورتیں، علی ابن ابی طالب جیسا جننے سے عاجز ہیں۔ علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

اعوذ باللہ من کل معضلۃ

خلیفہ دوم کے اور بہت سے واقعوں میں دوسری تعبیریں بھی ملتی ہیں کہ جو قابل توجہ ہیں وہ ہر اس مشکل میں خدا کی پناہ مانگتے تھے کہ جھاں علی موجود نہ ہوں اور مسلہ کو حل نہ کریں

: ابن حجر عسقلانی، فتح الباری لکھتے ہیں

حمیدی کی کتاب النوادر میں ،اور محمد بن سعد کی طبقات میں سعید بن مسیب سے روایت ہے وہ کھتاہے :

وفي كتاب النوادر للحميدي والطبقات لمحمد بن سعد من رواية سعيد بن المسيب قال كان عمر يتعوذ بالله من معضلة ليس لها أبوالحسن يعني علي بن أبي طالب

.فتح الباري،ابن حجر،ج13، ص286

وقال أحمد بن زهير حدثنا أبي قال حدثنا ابن عيينة عن ابن جريج عن ابن أبي ملكية عن ابن عباس قال قال عمر علي أقضانا قال أحمد ابن زهير حدثنا عبيد الله بن عمر القواريري حدثنا مؤمل بن إسماعيل حدثنا سفيان الثوري عن يحيي بن سعيد عن سعيد بن المسيب قال كان عمر يتعوذ بالله من معضلة ليس لها أبو الحسن.

. لاستعياب،ابن عبدالبر،ج3، ص1103

اسی طرح اہل سنت کی حسب ذیل کتابوں میں بھی حضرت عمر کے یہ جملے موجود ہیں :

فیض القدیر، مناوي،ج4، ص470،

اسد الغابة،ابن اثیر،ج4، ص23،

تهذیب التهذیب،ابن حجر،ج7،ص296،

من حیاة خلیفة عمر بن الخطاب،احمد البکري،ص320،

نهج الایمان،ابن جبر،ص147،

ینابیع المودة،قندوزي حنفي،ج2،ص405،

تاج العروس،ج15،ص497،

تاویل مختلف الحدیث،ابن قتیبه،ص152،

الفائق في غریب الحدیث،

زمخشري،ج2،ص375،

تاریخ مدینه دمشق،ج25،ص369وج42،ص406،

تاریخ الاسلام،ذهبي،ج3،ص638

البدایة والنهایة،ابن کثیر،ج7،397

المناقب،موفق خوارزمی،ص96،

غریب الحدیث،ابن قتیبہ،ج2، ص293

النھایۃ فی غریب الحدیث،ج3، ص254،

. لسان العرب،ابن منظور،ج11ص453

جواب

سوسنار دی تے اک لوہار دی

اب ہمارا جواب ہے جو لاجواب ہے۔

ان یتیم العلم لوگوں نے سند کے رواۃ توپیش کر کے توثقات کی کوشش تو کی ہے مگر سند میں اتصال نہیں ثابت کیا۔

اسکی سند میں کئی سال کا انقطاع ہے۔جو ضعف کی دلیل ہے ملاحظہ فرمائیں۔

اس روایت کی سند میں ایک راوی احمد بن زہیر جس سے امام ابن عبدالبر اندلسی بیان کر رہے ہیں،ان سے امام کا سماع ولقاء ہرگز ثابت نہیں۔

احمد بن زہیر کی تاریخ وفات امام سیوطی لکھتے ہیں

وَمَات فِي جُمَادَى الأولى سنة تسع وَسبعين وَمِائَتَيْنِ۔

اور آپ کی وفات جمادی الاولی میں 279 کو ہوئی

طبقات الحفاظ رقم نمبر 607

اور اامام ابن عبد البر کے متعلق امام ذہبی لکھتے ہیں

مَوْلِدُهُ: فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَسِتِّيْنَ وَثَلاَثِ مائَة فِي شَهْرِ رَبِيْعٍ الآخِرِ.وَقِيْلَ: فِي جُمَادَى الأُوْلَى.

فَاخْتَلَفتِ الروَايَاتُ فِي الشَّهْرِ عَنْهُ۔

آپ کی ولادت: 368 ہجری میں ربیع الآخر کے مہینے میں ہوئی۔ یہ بھی کہا گیا: جمادۃ الاولیٰ میں۔ البتہ ماہ کے متعلق روایات میں اختلاف ہے۔ (سیر اعلام النبلاء)

یعنی احمد بن زہیر کی وفات کے ایک کم 90 سال بعد امام ابن عبد البر اندلسی پیدا ہوئے۔ تو امام ابن عبد البر اندلسی نے اس احمد بن زہیر سے سماء لقاء کیسے کر لیا؟

یہی ہمارا پہلے بھی اس ایرانی کو جواب تھا جس کو سن کر وہ عرصے سے بھگوڑا ہے اور آج بھی اپنے اساتذہ سمیت سامرہ کی طرف بھاگا ہوا ہے۔

اس مضمون پر اتنا ہی کافی ہے۔ اوپر کا انقطاع روایت کے ناقابل قبول ہونے کے لیے کافی ہے۔ ان شاء اللہ

دانا کے لئے کافی ہے ایک لفظ نصیحت

ناداں کے لئے ناکافی ہے مکتب ورسالہ